© rasailojaraid.com

مولانا قاضی عبدالحلیم کلاچوی
نائب مہتمم مدرسہ عربی نجم المدارس کلاچی

امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت شیخؒ کے سانحہ ارتحال پر

منظوم اظہارِ تعزیت

ش۔ شیخؒ رخصت ہو گیا! آؤ سمیعؒ[1] باتیں کریں
شیخ کے انوارؒ[2] کی دن رات کی باتیں کریں
آؤ انورؒ[3] اب مہد سے تا لحد باتیں کریں
خاص کر مدنیؒ[4] سے ان کی راز کی باتیں کریں
شیخؒ جب رخصت ہوا پھر اور ہم اب کیا کریں

ی۔ یہ جہاں ہے بے وفا ہو کتنا کوئی باہنر
اس میں رہنے کو نہیں آیا کوئی صاحبِ نظر
وقت آنے پر چلے جاتے ہیں ہاں سب دیدہ ور
شیخؒ بھی رخصت ہوا دنیا کو گریاں چھوڑ کر
اب جہاں میں تم بتاؤ مسکرا کر کیا کریں

خ۔ خرمنِ امن و سکوں برباد رفتہ اب نہیں
ثانیِ شبلی نہیں رومیؒ نہیں مدنی نہیں
یہ بھی سن لو اب جہاں میں شیخ عبدالحقؒ نہیں
سامنے قدرت کے دنیا کی کبھی چلتی نہیں
ٹکڑے ٹکڑے غم سے دل ہے اب تم بتاؤ کیا کریں

ع۔ عاملِ قرآن تھا اور عالمِ قولِ نبیؐ
دسترس میں ان کے دونوں بات ہے سب پر جلی
خلوت و جلوت میں یکساں تھا نہ تھا ہرگز خفی
اک زمانہ معترف ہے ان کا، بیشک تھا ولی
زندگی اب تلخ ہے اب تم بتاؤ کیا کریں

---

۱ حضرت کے فرزند اکبر مولانا سمیع الحق مراد ہیں۔ تلفظ میں ضرورتِ شعری کی وجہ سے عین کو ادا نہیں کیا جائے گا تھوڑی سی بو دی جائے گی۔
۲ حضرت کے صاحبزادے مولانا انوار الحق صاحب مراد ہیں ۳ حضرت شیخ انوار الحق صاحب کو انور کے نام سے پکارتے تھے ۴ حضرت شیخ کے شیخ شیخ الاسلام والمسلمین حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ العزیز مراد ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ی۔ باغ اجڑا ہے چمن ویران ہے ان کے بغیر　　زندگی بے کار ہے بے سود ہے ان کے بغیر
لگتے ہیں اب پھول کانٹے اپنے حضرتؒ کے بغیر　　خار ہیں ہاں خار ہیں، اب ہر جگہ ان کے بغیر
زیست میں ظلمت ہوئی پیدا بتاؤ کیا کریں

د۔ دین ودانش کا مہ انور تھا رخصت ہو گیا　　پیکر حلم وحیا یکسر تھا رخصت ہو گیا
وہ محدث بے بدل تھا آہ رخصت ہو گیا　　کس قدر محبوب تھا عالم کا رخصت ہو گیا
سازِ دل کو توڑ کر اب تم بتاؤ کیا کریں

ا۔ آہ دھڑکا جس کا تھا آخر گھڑی وہ آ گئی　　کائناتِ بزم جس سے ایک دم تھرا گئی
روشنی جس کی بسیطِ ارض کو چمکا گئی　　مرگ! تجھ پہ مرگ آئے وہ ستارہ کھا گئی
شش جہت تاریک ہے اب تم بتاؤ کیا کریں

ل۔ لاؤ اب محمودؔ دنیا میں کوئی ایسا امیں　　چھان ڈالو مشرق ومغرب ہیں گرچہ سب زمیں
یاد آئے گی ہمیشہ ان کی اب شانِ جبیں　　ملتی ہے دنیا میں ایسی پاک ہستی کب کہیں
روتے ہیں پیر وجواں اب تم بتاؤ کیا کریں

ح۔ حامدؔ و راشدؔ کا دادا جان ڈھونڈیں اب کہاں　　مہر انور شمس تاباں کا جہاں ہے اب کہاں
کس طرح اظہارِ غم ہو ہے یہ طاقت اب کہاں　　مسند آرائے حدیث یار بولو! اب کہاں
ہے سفینہ علم کا ڈوبا! بتاؤ کیا کریں

ق۔ قافلہ کا میر تھا اُف وہ اچانک سو گیا　　حق کی جانب سے عطیہ تھا وہ پنہاں ہو گیا
شکر ہے وہ تخمِ الفت تو جہاں میں بو گیا　　شیخ کی راہوں سے جو بھٹکا بہت ہی کھو گیا

شبلیٔ عبدالحقؒ ہوا خلد آشیاں اب کیا کریں

لہ حضرت کا صاحبزادہ محمود الحق حقانی ، ۲ و ۳ حضرت شیخ کے پوتے ہوتے ہیں
۴ حضرت شیخ کا صاحبزادہ اظہار الحق صاحب اس کو بھی اشارہ ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جناب عبدالعزیز چشتی ۔ شورکوٹ

اسمِ با مسمّٰی

اس اسم با مسمّٰی شخصیت شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کا تجزیہ الفقرنے کچھ یوں کیا ہے !

عبدالحق ۔ ع ۔ ب ۔ د ۔ ل ۔ ح ۔ ق

ع ۔ عالم بے بدل ۔ علم و عرفان کا دریا ۔

ب ۔ بہادر ۔ بے مثال ۔ بے نظیر ۔

د ۔ دانائے رازِ حقیقت ۔

ل ۔ لاریب فی ۔ یہ ایک عظیم انسان تھا ۔ اس میں کوئی شک نہیں ۔

ح ۔ حسن و جمال کا پیکر ۔

ق ۔ قائم رہے گا ۔ اس کے نام کو فنا نہیں ۔ امر ہو گیا ۔

چند اشعار بیادِ مرحوم و مغفور قائدِ شریعت حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ

تیری یادوں کے سہارے اب جئے جاتا ہوں میں
کھا رہا ہوں غم پہ غم آنسو پیئے جاتا ہوں میں
تیری الفت نے رگ و پے میں سما کر رہ گئی
مجھ کو اپنا ہوش کیا ہو؟ کیا کئے جاتا ہوں میں؟
اشک بار آنکھوں سے میری خون کے دریا رواں
دل کے زخموں کو محبت سے سیئے جاتا ہوں میں
جانے والے! تو مسیحا بن کے آجا ایک بار
ہر قدم پہ نام تیرا ہی لئے جاتا ہوں میں
چشتی! تیرا رہنما تھا اور محسن تھا ترا
معرفت کے جام لے لے کر پیئے جاتا ہوں میں

© rasailojaraid.com